

صوبائی اسمبلی خیبر پختونخوا

اسمبلی کا اجلاس، اسمبلی چیئرمین پشاور میں بروز منگل مورخہ 18 اکتوبر 2016ء بمطابق 16 محرم الحرام 1438 ہجری بعد از دوپہر تین بجکر پچاس منٹ پر منعقد ہوا۔
جناب سپیکر، اسد قیصر مسند صدارت پر متمکن ہوئے۔

تلاوت کلام پاک اور اسکا ترجمہ

أَعُوذُ بِاللَّهِ مِنَ الشَّيْطَانِ الرَّجِيمِ - بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ -

الرَّحْمٰنُ ۝ عَلَّمَ الْقُرْآنَ ۝ خَلَقَ الْإِنْسَانَ ۝ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ۝ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ۝
وَالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدَانِ ۝ وَالسَّمَاءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيزَانَ ۝ أَلَّا تَطْغَوْا فِي الْمِيزَانِ ۝
وَأَقِيمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا الْمِيزَانَ ۝ وَالْأَرْضَ وَضَعَهَا لِلْأَنَامِ ۝ فِيهَا فَلَکَهِةٌ وَالنَّخْلُ
ذَاتُ الْأَكْمَامِ ۝ وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ۝ فَبِأَيِّ آيَاتِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ -

(ترجمہ): (خدا جو) نہایت مہربان۔ اسی نے قرآن کی تعلیم فرمائی۔ اسی نے انسان کو پیدا کیا۔ اسی نے اس کو بولنا سکھایا۔ سورج اور چاند ایک حساب مقرر سے چل رہے ہیں۔ اور بوٹیاں اور درخت سجدہ کر رہے ہیں۔ اور اسی نے آسمان کو بلند کیا اور ترازو قائم کی۔ کہ ترازو (سے تولنے) میں حد سے تجاوز نہ کرو۔ اور انصاف کے ساتھ ٹھیک تولو۔ اور تول کم مت کرو۔ اور اسی نے خلقت کیلئے زمین بچھائی۔ اس میں میوے اور کھجور کے درخت ہیں جن کے خوشوں پر غلاف ہوتے ہیں۔ اور اناج جس کے ساتھ بھس ہوتا ہے اور خوشبودار پھول۔ تو (اے گروہ جن وانس) تم اپنے پروردگار کی کون کونسی نعمت کو جھٹلاؤ گے۔ صَدَقَ اللهُ الْعَظِيمُ -

جناب سپیکر کی جانب سے اعلان

جناب سپیکر: جزاکم اللہ۔ ’کونسپنر آور‘، میں صرف ایک اعلان کرنا چاہتا ہوں کہ جن معزز اراکین نے اپنے گوشوارے جمع نہیں کروائے ہیں، وہ Kindly اپنے گوشوارے جمع کروائیں کیونکہ ہمیں نوٹیفیکیشن ملا ہے الیکشن کمیشن کی طرف سے تو میں نے، مطلب آج میں کسی بھی ایسے ممبر کو اس ہاؤس میں نہیں چھوڑ سکتا، Allow نہیں کر سکتا، Kindly آپ Immediately اپنے گوشوارے جمع کر لیں۔

نشانزدہ سوال اور اس کا جواب

جناب سپیکر: ’کونسپنر آور‘۔

جناب فخر اعظم وزیر: پوائنٹ آف آرڈر۔

جناب سپیکر: پوائنٹ آف آرڈر ہم بعد میں لیں گے تاکہ، میں نے بتایا، پوائنٹ آف آرڈر ان شاء اللہ بعد میں لیں گے، آپ کو موقع دے دوں گا، یہ کونسپنر آور ختم ہو جائے اس کے بعد آپ کو دے دوں گا۔ کونسپنر نمبر 3785، سید جانان صاحب۔

* 3785 _ مفتی سید جانان: کیا وزیر برائے توانائی و برقیات ارشاد فرمائیں گے کہ:

(الف) آیا یہ درست ہے کہ وفاقی حکومت گیس بونس کے حوالہ سے صوبائی نمائندہ جو کہ ڈپٹی کمشنر ہوتا ہے کو بونس کی رقم فراہم کرتی ہے؛

(ب) اگر (الف) کا جواب اثبات میں ہو تو:

(i) آیا فنڈ خرچ کرنے کیلئے ممبران کی کمیٹی موجود ہے؛

(ii) فنڈ خرچ کرنے کا طریقہ کار کیا ہے؛

(iii) ضلع کوہاٹ، ہنگو اور کرک میں مذکورہ فنڈز 2014-15ء میں کس طریقہ کار کے تحت خرچ کیا گیا؛

(iv) کس نے سکیم کی نشاندہی کی اور کتنا کتنا فنڈ کون کونسی سکیمز پر خرچ کیا گیا، مکمل تفصیل فراہم کی جائے؛

(v) غیر قانونی طریقہ کار کے تحت خرچ شدہ رقم کے حوالہ سے اب تک حکومت نے کیا اقدامات اٹھائے،

تفصیل فراہم کی جائے؟

جناب محمد عاطف (وزیر برائے ابتدائی و ثانوی تعلیم و انرجی اینڈ پارور): (الف) جی ہاں، یہ جزوی طور پر درست ہے۔ ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیاں پروڈکشن بونس کی رقم ڈپٹی کمشنر کے اکاؤنٹ میں جمع کرتی ہیں جس کا ریکارڈ ڈائریکٹوریٹ جنرل پٹرولیم کانسٹیشنز (DGPC) کے پاس ہوتا ہے۔

(ب) (i) فنڈز خرچ کرنے کیلئے ممبران کی کمیٹی موجود ہے (پٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ کمیٹی (DGPC) جس کی تفصیل درج ذیل ہے:

1- متعلقہ علاقے کا قومی اسمبلی کا ممبر (چیئر مین)

2- متعلقہ علاقے کا صوبائی اسمبلی کا ممبر (ممبر)

3- متعلقہ علاقے کا ڈپٹی کمشنر (سیکرٹری)

4- متعلقہ تحصیل کا اسسٹنٹ کمشنر (ممبر)

5- متعلقہ ایکسپلوریشن اینڈ پروڈکشن (E&P) کمپنی سے دو ممبران (وائس چیئر مین اور ممبر)

6- متعلقہ ضلع کا پلاننگ اینڈ فنانس افسر (ممبر)

(ii) ضلعی انتظامیہ متعلقہ ڈپٹی کمشنر کی سربراہی میں ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیوں سے مل کر ایک مشترکہ بینک اکاؤنٹ کھلاتے ہیں اور پٹرولیم کانسٹیشن معاہدہ دستخط کرنے کے بعد ایک مہینے کے اندر اندر پیسے جمع کرتے ہیں جس کے نتیجے میں ایکسپلوریشن اور پروڈکشن کمپنیوں سے مکمل دستاویزات حاصل کرنے کے بعد ایک ہفتے کے اندر اندر ڈپٹی کمشنر چیک پر دستخط کرتے ہیں۔ پٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ کمیٹی فنڈز خرچ کرنے کی مجاز تھارٹی ہے۔

(iii) پٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ کمیٹی (DGPC) کے تحت خرچ کیا گیا۔

(iv) پٹرولیم سوشل ڈیولپمنٹ کمیٹی (DGPC) سکیمز کی نشاندہی کرتی ہے۔

(ا) کوہاٹ۔

(ب) ہنگو۔

(ج) کرک۔

(v) غیر قانونی طریقہ کار کے تحت خرچ شدہ رقم کے حوالے سے اب تک کوئی رپورٹ موصول نہیں ہوئی

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، پہ دیکھنے پہ ماخہ معلومات غوبنتی دی، دھگی معلوماتو مطابق زما یو دوہ ضمنی سوالونہ دی۔ یو دا دے، کوئسچن نمبر دے 3785، ما سوال کرے دے چہ فنڈز خرچ کرنے کیلئے ممبران کی کمیٹی موجود ہے، دوئی مونبر تہ لیکلی دی چہ آؤ موجود ہے، ایم این اے او ایم پی اے گان او ڊپٹی کمشنر دھگی متعلقہ کسان، جناب سپیکر صاحب! دا میتنگ شوے دے، تر اوسہ پوری دغی میتنگ کبھی مونبر ہیچا نہ غوبنتی یو او نہ مطلب دا دے چہ زمونبر مخکبھی میتنگ شوے دے۔ دویم نمبر جناب سپیکر صاحب! ما د کوهات، هنگو، کرک د دريو ضلعو تفصیل ما غوبنتی دے، پہ دیکھنے جناب سپیکر صاحب! صرف د هنگو تفصیل ماتہ ملاؤ دے، نہ د کرک تفصیل شتہ او نہ مطلب دا دے د کوهات تفصیل شتہ دے او دریم نمبر ما سوال کرے دے چہ دا سکیمونہ د چا پہ نشاندھی باندی کیری؟ دا مطلب دا دے چہ د ہیخ خہ تفصیل نشتہ دے، دا وائی چہ د گیس کمپنی او د دی سی پہ مشوری باندی کیری خو مونبر خو ممبران یو، کم از کم چہ مونبر خودغہ کمیٹی کبھی وو او بل سوال مہی دا دے چہ د گیس کمپنی والا د علاقہ ضروریاتو نہ ڊیر خبر دی، کہ ایم این او ایم پی اے ورنہ ڊیر خبر دی، کہ چری ایم پی اے او ایم این اے ورنہ ڊیر خبر وی نو مونبر مطلب دا دے ولی تر اوسہ پوری اعتماد کبھی نہ یو اغستی شوی او مونبر دغہ کمیٹی تہ ولی نہ یو راغوبنتی شوی؟ او خلورم ضمنی سوال مہی جناب سپیکر صاحب! دا دے چہ ما د سن 2014ء او 2015ء تفصیل غوبنتی دے، ماتہ چہ کوم تفصیل ملاؤ دے، ہغہ صرف د سن 2015ء تفصیل دے، نور تفصیل ورکبھی نشتہ دے۔ جناب سپیکر صاحب! تاسو تہ مو دا درخواست دے چہ دلته مونبر د سی پیک او د مغربی روٹ خبری کوؤ خو جناب سپیکر صاحب! دا د دغی صوبی بلکہ د دغی ملک ہغہ اثاثہ او سرمایہ دہ، مخکبھی ورخو جناب سپیکر صاحب! ما پہ تی وی باندی اوریدلی وو، د کرک یو ڊیر ذمہ دار سرے لگیا وو، ہغہ بیان کولو چہ صرف کرک یومیہ ایک ارب 23

کرورہ روپي ملک ته مطلب دا ده سرمايه ورکوي، تيل او گيس ورکوي خو جناب سپيکر صاحب! ايک ارب 23 کرورہ يوميہ آمدن يوه ضلع صرف يوه ضلع ورکوي ملک ته، دهغي باوجود منتخب خلق د لکھونو خلقو نمائندگان دي، هغوي نه دي خبر، هغوي ته مطلب دا دے پته نشته دے، د دي د پاره زه جناب سپيکر صاحب! تاسو ته د اخبار يو حواله درکوم، کرک تيل اورگيس کے قدیم ذخائر خشک ہونے کا انکشاف، دا جناب سپيکر صاحب! دا 'مشرق' اخبار دے 27 ذی الحجہ 30 ستمبر او د دي نه مخکيني جناب سپيکر صاحب! يو غت بيان راغله دے، هغه د سينت د سينيٲنگ کمیٲي بيان دے، دغه مشرق اخبار کنيٲي دي چي دا تر اوسه پوري دا دريو کالونو کنيٲي دومره دومره اربه روپي هلته ورکري دي او مطلب دا دے تيل او گيس ويستلي شوي هيخ شه پته ئي نشته دے نو زما تاسو ته جناب سپيکر صاحب! دا درخواست دے چي دا سينيٲنگ کمیٲي ته زما دا سوال اوليٲري چي هلته په دي باندي بحث اوشي او مطلب دا دے دا د دي صوبي مستقبل دے، مونٲر نه يو خبر، نه ايم اين اے خبر دے، نه ايم پي اے خبر دے، نه سپيکر خبر دے، نه وزير اعليٰ خبر دے او نه منسٲر خبر دے، د دي صوبي ذخائر بل طرف ته روان دي۔ جناب سپيکر صاحب! اخري خبره کوم، مباده چي داسي وخت راشي چي د بلوچستان غوندي هغه ذخائر و نه خلقو اورلبي وي او بيا زمونٲر خپل مينخ کنيٲي جهگره وي، زه و ايم چي دا ستاسو قصور و او تاسو وائي چي دا دغو قصور و او د دغه قصور و، نو دا به مي تاسو ته درخواست وي۔

جناب سپيکر: مفتي صاحب۔ منسٲر صاحب ريكويست کرے و، هغوي وئيل چي زه به سارهي چار پوري را اورسم خو هغوي را و نه رسيدل نو ستا دا کوٲسچن به مونٲر۔۔۔۔

مفتي سيدجانان: کمیٲي ته سپيکر صاحب! که لا رشي، کمیٲي ته۔۔۔۔

جناب سپيکر: زه عرض کومه کنه جي، گوره چونکه Officially چي منسٲر Respond کري نو زه به په Friday باندي ستاسو دا کوٲسچن چي دے بيا دغه کرم، تههیک شو جي کنه،۔ په Friday باندي ان شاء الله۔

مفتي سيدجانان: صحيح ده، سپيکر صاحب! يو خبره۔۔۔۔

جناب سپیکر: Next، جی جی، مفتی صاحب۔

مفتی سید جانان: زہ جی یو بلہ خبرہ کوم، جناب سپیکر صاحب! دا ایجنڈہ بانڈی صرف نن یو کوئسچن راغلے دے او تاسو او گورنر محکمہ توانائی برقیات، محکمہ اعلیٰ تعلیم دستاویزات و کتب خانہ اور محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم سے متعلق سوالات کے جواب، زہ جناب سپیکر صاحب! ستاسو علم کنبہ دا خبرہ راوستل غوارم۔۔۔

جناب سپیکر: فخر اعظم صاحب، آپ بیٹھ جائیں، آپ بیٹھ جائیں، میں آپ کو موقع دوں گا، آپ بیٹھ جائیں۔

مفتی سید جانان: د دغی ورچی جناب سپیکر صاحب! چہ کومہ ایجنڈہ دہ، دا پہ 17 اگست بانڈی محکمو تہ لپرلی شوہ دہ، دوہ میاشتی او یو ورخ مطلب دا دے تر نن پورہ کیدونکے دہ او دیکنبہ د نلو تہا صاحب دوہ سوالونہ دی دا ایجوکیشن متعلق، د نور سلیم خان پینخہ، د فخر اعظم خان یو، د نجمہ شاہین خلور او زما دوہ سوالونہ دی جی۔ زہ جناب سپیکر صاحب! دہی تہ حیران یم چہ دوہ میاشتی او یو ورخ ٹی او شولہ او مطلب دا دے دا محکمہ تاسو تہ دہی اسمبلی تہ جواب نہ ورکوی نوزما بہ دا درخواست وی چہ د دغی محکمہ متعلق چہ شوک د دہی ذمہ دار خلق دی، ستاسو یو رولنگ غوارم چہ د دوی خلاف یو بنہ کارروائی او کپلی شی چہ دا راتلونکے محکمو دپارہ یو نشان عبرت وی او د دغی اسمبلی ممبرانو سرہ مذاق بند کری۔

جناب سپیکر: فخر اعظم۔

جناب فخر اعظم وزیر: جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکریہ ادا کرتا ہوں، جو بات ہمارے بھائی مفتی جانان صاحب نے کی، وہ بات میں بھی عرض کر رہا ہوں کہ یہاں پر آپ دیکھیں تو یہاں پر توانائی برقیات، محکمہ تعلیم و دستاویزات، کتب خانہ اور محکمہ ابتدائی و ثانوی تعلیم، لیکن بڑے افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ یہاں پر تعلیم کے حوالے سے کوئی جواب نہیں آیا اور یہ بڑے افسوس کی بات ہے کہ محکمہ جواب نہیں دے رہا اور یہ۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ مجھے بتائیں، یہ ثانوی۔۔۔۔

جناب فخر اعظم وزیر: اور جناب سپیکر صاحب، میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ گورنمنٹ کی۔۔۔۔

جناب سپیکر: ایلیمنٹری اینڈ سیکنڈری؟

جناب فخر اعظم وزیر: نااہلی ہوگی تو آپ اگر ان محکموں کے خلاف کڑا ایکشن لیں کیونکہ یہ جو ہے یہ تو ایک قسم کا اس گورنمنٹ کے ساتھ مذاق ہو رہا ہے۔ ہم تین تین مہینوں سے انتظار کر رہے ہیں اور یہاں پر جواب نہیں آرہا۔

جناب سپیکر: میں منسٹر صاحبان کو، ایک منٹ، میں منسٹر صاحبان کو کہتا ہوں کہ اس چیز کو نوٹ کر لیں کہ آج اتنا، یہ مسلسل نہیں آرہے، میں تو آج اس کے اوپر بالکل سٹینڈنگ رولنگ دوں گا، میں بالکل اس کو Afford نہیں کروں گا۔ اس فلور پر مسلسل یہ کمٹمنٹ ہوئی ہے کہ جو بھی اسمبلی کا بزنس ہوگا، اس کا پراپر طریقے سے جواب ملے گا، رسپانس ملے گا۔ آپ بات کر لیں، اس کے بعد منسٹر جواب دیں گے Otherwise میں اس کے خلاف رولنگ دوں گا۔

جناب فخر اعظم وزیر: تو جناب سپیکر صاحب، میں آپ کا شکر یہ ادا کرتا ہوں کہ آپ نے ایک دفعہ پھر اسمبلی کے فلور پر کمٹمنٹ دی لیکن یہ تو اس اسمبلی کی بھی توہین میں سمجھتا ہوں کیونکہ یہاں پر ہم بڑے عرصے سے ایک ڈیپارٹمنٹ کے جواب کا انتظار کرتے ہیں اور اوپر سے حال یہ ہو رہا ہے کہ وہ Simply کہہ دیتے ہیں کہ کوئی جواب نہیں، تو جناب سپیکر صاحب! I want your attention، تو یہ تو میں یہ سمجھتا ہوں کہ یہ موجودہ گورنمنٹ کیلئے ایک بہت ہی نااہلی ہوگی تو آپ ان کے خلاف ایکشن لیں اور ایکشن بھی اس طرح لیں کہ ان کو پتہ چلے کیونکہ جب جوابات آتے ہیں تو سیکرٹری صاحب نہیں ہوتے، جب سیکرٹری صاحب ہوتے ہیں تو منسٹر صاحب نہیں ہوتے، تو میں سمجھتا ہوں کہ یہ ایک اس موجودہ گورنمنٹ کیلئے ان کی کارروائی میں خلل ڈالا جا رہا ہے، ان کے خلاف کڑا ایکشن لیں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب، مشتاق غنی صاحب، آپ بتائیں، آپ کے ڈیپارٹمنٹ نے کیوں کو لٹچرز نہیں دیئے، کیوں Respond نہیں کیا؟ کیا آپ کا اپنے ڈیپارٹمنٹ پر کنٹرول نہیں ہے، یہ کیا چکر ہے جی؟ جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): جناب سپیکر! میں تو بالکل تیار تھا آج کہ آج میرا کو لٹچرز آ رہے، ابھی مجھے تھوڑی دیر پہلے پتہ چلا کہ ڈیپارٹمنٹ نے یہاں کل فون کیا ہے کہ اس کو پینڈنگ کیا جائے، میں اس کو چیک کروں گا اور آپ بھی اس کا نوٹس لیں اور میں بھی نوٹس لوں گا اس کا Because

کہ یہ بالکل جیسے ہمارے آزیبل ممبر فرما رہے ہیں، ہم سے ان کے جواب چلے گئے ہیں، ہم نے Approve کر دیے ہیں۔ پھر اس کے باوجود یہاں مجھے صرف ایک بات بتانی گئی، میں نے پوچھا کیوں آج پینڈنگ کروایا گیا ہے؟ تو مجھے یہ جواب دیا گیا کہ کچھ یونیورسٹیز کے بارے میں کونسلر تھے تو ان کے جوابات یونیورسٹیاں دینے میں کوتاہی کرتی ہیں اور وہ لیٹ ہیں اور اس وجہ سے ہم نے یہ کیا، لیکن یہ کوئی بات بھی نہیں ہے، I disagree with this statement of the department and I will take strict action، میری سائڈ پر جو بھی ہوا But میں آپ سے بھی گزارش کروں گا کہ اس وقت بھی آپ یہاں پر گن لیں کہ کتنے ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز بیٹھے ہیں اور کتنے کے نہیں بیٹھے ہیں اور جو نہیں بیٹھے ہوئے، ان کے خلاف بالکل آپ ایکشن لیں اور اس بات کا کوئی جواب نہیں ہے کہ ممبران سوال کریں اور ان کے جوابات نہ بھیجے جائیں۔

جناب سپیکر: عنایت خان! پلیز، سینیئر منسٹر، اس کے بعد مولانا صاحب۔

جناب عنایت اللہ {سینیئر وزیر (بلدیات)}: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر صاحب۔ یہ اس ایوان کیلئے بڑا سیریس ایشو ہے اور مجھے Being cabinet member یہ بات نہیں کرنی چاہیے، بہر حال At time we are forced کہ ہم اسمبلی کے اندر وہ بات کریں جو ہمیں کسی اور فورم کے اندر کرنی چاہیے لیکن بہر حال It's an issue of the prestige and privilege of the Assembly, that's why I am standing here and talking and addressing the Assembly. میں بالکل فخر اعظم وزیر صاحب کے ساتھ اور مفتی جناب صاحب کے ساتھ Agree کرتا ہوں And this is our joint responsibility، یہ جو ہاؤس ہے، یہ کسٹوڈین ہے اس صوبے کے دو کروڑ سے اوپر لوگوں کا اور ہم سب کی عزت اس ہاؤس کی وجہ سے ہے، اس لئے اگر سرکاری افسران اس ہاؤس کو Seriously نہیں لیتے ہیں تو لوگوں کے مسائل حل نہیں ہوں گے اور نتیجتاً ہم اپنے کام میں ناکام ہوں گے اس لئے میں دو کام، یعنی اپنی ذمہ داری سے، ایک بات تو یہ ہے کہ میں آج چیف منسٹر صاحب سے بات کروں گا، I will talk to the Chief Minister and he will be issuing directive to the Chief Secretary اور میں نے اپنے سیکرٹری سے ویسے کہا ہے، میں اپنے ڈیپارٹمنٹ کے اندر یہ بات کرتا ہوں کہ میرے ڈیپارٹمنٹ کے اندر ایک فوکل

پر سن ہوتا ہے Not less than Additional Secretary or the level of
 Additional Secretary جو اسمبلی بزنس کیلئے وقف ہوتا ہے اور میں Personally، یعنی منسٹر
 صاحبان کی بھی Responsibility ہے کہ Personally وہ Follow up کریں۔ اب مجھے انرجی
 ڈیپارٹمنٹ کی طرف سے ابھی ابھی کو سچن آیا ہے کہ آپ اس کو Handle کریں، I refused، میں نے
 کہا دیکھیں یہ آپ مجھے دو تین گھنٹے پہلے کہتے، پانچ گھنٹے پہلے بتاتے تو میں اس کو دیکھتا اور میں Informed
 respond کرتا، Response دیتا لیکن اگر میں Informed نہیں ہوں تو میں اسمبلی کو تو گمراہ نہیں
 کر سکتا، اس لئے آپ کی بھی، میں ریکویسٹ کروں گا کہ As a Custodian of the House
 آپ منسٹرز کو اور Administrative Secretaries کو، بلکہ میں یہ کہوں گا کہ چیف سیکرٹری کو بھی
 بلائیں اسمبلی کے اندر اور ان کو یہ جو اسمبلی کا Collective concern ہے کہ جو ہم خود بھی سمجھتے ہیں کہ
 At times وہ Response نہیں ملتا ہے اور ہمیں یہاں Embarrass ہونا پڑتا ہے، اس لئے میں آپ
 سے بھی گزارش کروں گا، میں As a cabinet, senior cabinet member میں آپ سے
 Promise کرتا ہوں، میں ایسٹورنس دلاتا ہوں ہاؤس کو، میں یہاں سے جا کے اس پر Seriously چیف
 منسٹر صاحب کے ساتھ بات کروں گا اور اپنے ڈیپارٹمنٹ کی تو میں Responsibility لے لیتا ہوں اور
 میں چاہوں گا کہ باقی ڈیپارٹمنٹس کو بھی، لیکن اس کے ساتھ ساتھ جو ممبران کے Concerns ہیں، وہ
 سوالات لاتے ہیں، ظاہر ہے اپوزیشن کے ممبران کیلئے ہاؤس ہی ہوتا ہے، اس میں ہی وہ اپنی آواز اٹھاتے ہیں
 اور اسی میں ان کی بات سنی جاتی ہے اور یہاں بھی ان کو Response صحیح نہ ملے تو وہ کدھر جائیں گے؟ تو
 اس لئے میں آپ سے ریکویسٹ کرتا ہوں کہ آپ خود بھی اپنے لیول پہ بیور کر لیں کی اور انچارج منسٹر کی
 ایک میٹنگ بلائیں اور ان کو بتائیں، Strictly ان کو بتائیں کہ اگر یہ نہیں ہوا اور کسی ڈیپارٹمنٹ کی طرف
 سے کوتاہی ہوئی تو وہ پریوینٹو کمیٹی کے پاس جائے گا اور پریوینٹو کمیٹی جو فیصلہ کرے گی That will be
 recommended to the Government of Khyber Pakhtunkhwa, to the
 Chief Minister اور وہ Jointly اس میں پھر اپوزیشن اور ٹریڈرز کی بنچہ نہیں ہوں گی، جو پریوینٹو کمیٹی
 کی طرف سے Recommendations جائیں گی That recommendations will be
 jointly approved by the Assembly for implementation to the

Government, so میں بالکل ان کے ساتھ Agree کرتا ہوں اور میں ریگولیسٹ کرتا ہوں کہ آپ بھی کوشش کریں، اپنی ذمہ داری آپ ادا کر رہے ہیں لیکن مزید آپ سے بھی توقع رکھتے ہیں اور ہم اپنے لیول پہ، میں اور سکندر خان ہم اپنے لیول پہ کام کریں گے۔ تھینک یو ویری مچ۔

جناب سپیکر: مولانا لطف الرحمان صاحب!

مولانا لطف الرحمان (قائد حزب اختلاف): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ بہت بہت شکریہ، جناب سپیکر! اور مجھے آج بڑا عجیب محسوس ہو رہا ہے کہ آج پہلی دفعہ حکومت روپڑی ہے سپیکر کے سامنے اور مجھے یہ سمجھ میں نہیں آتا کہ آج حکومت کو ضرورت پڑی ہے سپیکر کی کہ سپیکر کے تھر وہ سیکرٹریز کو اور اداروں کو ہدایات جاری کی جا رہی ہیں اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے حوالے سے، تو کئی دفعہ ہم نے یہ آواز اٹھائی ہے اس اسمبلی میں اور ہماری اپوزیشن نے بارہا اس حوالے سے بات کی کہ جب ہمارے کو لکچر آتے ہیں، ہم ان پہ اتنی محنت کرتے ہیں اور یہاں پر جب آپ حکومت کی طرف سے جو منسٹر ہوتے ہیں، وہ موجود نہیں ہوتے اور ایک منسٹر کے تھر وہ سارے جوابات دیئے جا رہے ہوتے ہیں۔ کل بھی جناب سپیکر، آپ موجود نہیں تھے، ڈپٹی سپیکر صاحبہ موجود تھیں، کل بھی یہ بات ہوئی اور کل بھی یہاں پہ اس ایک مسئلے کو ڈیفیر کیا گیا کہ اس کا خود منسٹر آئے اور پھر وہ اس حوالے سے بات کرے گا۔ جناب سپیکر، یہ تو ہماری اسمبلی ہے، ہم ہمیشہ اس کی سنجیدگی، اس کے معاملات کے حوالے سے ہم سمجھتے ہیں کہ ہم نے اس پورے صوبے کے عوام کیلئے فیصلے کرنا ہوتے ہیں، ہم ہمیشہ حکومت کو جو رائے دیتے ہیں، جو مشورہ دیتے ہیں، کوشش ہماری ہوتی ہے کہ وہ ایک Positive sense سے ایک قوم کے، اس کے Positive sense میں ہم قوم کے حق میں ہم کوشش کرتے ہیں کہ ہم آپ کو رائے دیں، مشورہ دیں کہ آپ طریقہ کار کو سنجیدگی سے چلائیں تاکہ عوام کے حوالے سے بہتر فیصلے ہو سکیں۔ جناب سپیکر، ہم نے ہمیشہ لیجسلیشن پہ بھی بات کی کہ لیجسلیشن کو عجلت میں مت آپ پاس کریں، جب آپ لے کر آتے ہیں تو کم از کم اس پہ مشاورت ضروری ہے۔ میں نے بارہا اس حوالے سے بھی بات کی ہے کہ یہاں پہ ہمارے تمام ممبران کو، اکثریت ممبران کو لیجسلیشن کے حوالے سے پتہ نہیں ہوتا کہ یہ بل کس طرح آرہا ہے، اس میں تفصیلات کیا ہیں، کونسی شق ہے، کیا وہ بہتر ہے اور کیا بہتر نہیں ہے؟ اس حوالے سے کوئی تقریباً میں سمجھتا ہوں کہ ان معاملات کے حوالے سے

معلومات نہیں ہوتیں تو وہ معلومات دینا ضروری ہیں، بہت ساری چیزیں آئی ہیں اور ہم نے ہمیشہ یہ درخواست کی ہے، فلور کے اوپر درخواست کی ہے کہ اس کو سلیکٹ کمیٹی میں لے جائیں تاکہ اس پر ڈسکشن ہو سکے اور ہم اس کا پورا جائزہ لے سکیں، A to Z اس کا جائزہ لے سکیں تاکہ جب وہ اسمبلی میں آئے تو اس میں اختلاف بھی نہ ہو، پاس ہو تو قوم کی بہتری کے حوالے سے جناب سپیکر! پاس ہو۔ کل بھی ایک بل کے حوالے سے جب پاس ہو رہا تھا، ہم نے کوشش کی اس پہ کہ ہم اس پہ کوئی بات کر سکیں یا تھوڑی سی ہم معلومات لے سکیں کہ چلو اگر تفصیلاً آپ اس کو ہمیں بریف نہیں کر سکتے تو Generally آپ ہمیں تھوڑا سا اس حوالے سے بریف کر لیں اور اس کے بعد آپ اس بل کو پاس کریں، ہمیں Development side پہ پشاور کی Development سے کوئی اختلاف نہیں ہے، ہم آپ کا ساتھ دینا چاہتے ہیں لیکن ایسا ماحول کیوں پیدا کیا جاتا ہے کہ ہم بات کرنا چاہیں تو ہمیں بات کرنے نہ دیا جائے؟ کل آخر میں شاہ فرمان صاحب نے بات کی اور میں بات کرنا چاہتا تھا کہ میں بتا سکوں کہ ہمیں کیوں ضرورت پڑی؟ ٹھیک ہے ایک بل آپ نے پیش کیا، اس میں کوئی امینڈمنٹ نہیں آئی تو امینڈمنٹس ہم لانا نہیں چاہتے تھے اس میں، لیکن فلور پہ یہ کہنا چاہتے تھے کہ آپ تھوڑا سا بریف کریں کہ اس میں آپ کیا کر رہے ہیں، آپ اگر کوئی اتھارٹی بنا رہے ہیں تو وہ کس طرح بنا رہے ہیں؟ لیکن جناب سپیکر! اس کو اس طرح بلڈوز کیا گیا اور ہمیں بات کرنے بھی نہیں دیا گیا کہ ہم اس پہ بات کر سکیں اور سیچویشن جو ہے وہ تھوڑی سی ناخوشگوار ہوئی سپیکر صاحب! تو ہم تو چاہتے ہیں کہ کوئی Positive کام حکومت کرے اور ہم اس کو سپورٹ کریں لیکن اگر اس طرح کا ماحول ہو گا اور اس طرح غیر سنجیدگی ہوگی اور آج جو حکومت کے منسٹر زور رہے ہیں تو پھر یہ کس طرح چلے گا جناب سپیکر؟ یہاں سے آپ نے بارہا منسٹر کو کہا، اداروں کو کہا اور اس کا جس انداز میں ایم پی ایز کو جواب مل رہا ہے یا سوالات کے حوالے سے تو وہ مطمئن نہیں ہیں اس حوالے سے، تو جناب سپیکر! ہم تو آپ کو ریکویسٹ کرتے ہیں اور حکومت بھی آپ سے ریکویسٹ کر رہی ہے تو خدا را یہ ادارے جو ہیں اس سنجیدگی سے چلائے جائیں، یہ ضروری ہے اور ایک اس کے بعد تو کوئی ادارہ ہے نہیں اس صوبے کے حوالے سے، تو یہ انتہائی ضروری ہے جناب سپیکر! بہت بہت شکریہ۔

جناب سپیکر: شکر یہ۔ میں چونکہ، ایک منٹ، یہ ایٹو مسلسل آیا ہے، میں نے بہت احتیاط کی ہے، میں نے کبھی کسی کو Hurt نہیں کیا، میں سمجھتا ہوں کہ ہر ایک کا اپنا اپنا کام ہوتا ہے، Constitution میں ہر ایک کا اپنا Role متعین ہے لیکن جب آپ اس ادارے کو Respect نہیں دیتے جو عوام کا منتخب ادارہ ہے تو Definitely پھر اس قسم کے اقدامات اٹھانا پڑتے ہیں۔ میں آج اس بات پہ انتہائی تشویش کا اظہار کرتا ہوں اور مجھے بہت افسوس ہے کہ محکمے بروقت جواب نہیں دیتے، اس حوالے سے مسلسل چیف منسٹر اور چیف سیکرٹری کے ساتھ بات ہوئی اور چیف سیکرٹری کو بلایا گیا لیکن اس کا کوئی خاطر خواہ ریزلٹ نہیں نکلا، میں آج چیف سیکرٹری کو، میں Intimate کرتا ہوں کہ دس دن کے اندر اندر جس سیکرٹری نے بھی، ایڈمنسٹریٹو سیکرٹری نے اس میں کوتاہی برتی ہے، جو اب نہ دیا تو اس کے خلاف ڈسپلنری ایکشن لیا جائے گا اور اس ڈسپلنری ایکشن کی باقاعدہ ہمیں دس دن کے اندر رپورٹ کریں اور اس کے علاوہ اگر پھر بھی چیف سیکرٹری اس میں کوئی کمی کرتے ہیں تو میں اس کو ہاؤس کی، Breach of privilege of the House ہوگی اور اس کے خلاف، پھر میں سب کے خلاف اس پہ ایکشن لوں گا، میں دس دن کے اندر پورا کرنا چاہتا ہوں۔ (تالیاں) جی ایک منٹ، چھٹی کی درخواستیں ہیں۔ ڈپٹی سپیکر، میڈم ڈپٹی سپیکر، مہرتاج روغانی، ڈاکٹر مہرتاج روغانی۔

محترمہ مہرتاج روغانی (ڈپٹی سپیکر): تھینک یو ویری مچ مسٹر سپیکر۔ Really I am very glade آپ نے Last sentences کہے، میں یہ بھی ساتھ Add کرنا چاہوں گی کہ اگر کسی ڈیپارٹمنٹ کے جو کوسچز کے جواب ایک دن پہلے اسمبلی میں نہیں آئے تو We will leave that blank, please remember، سکرٹریز سارے بیٹھے ہیں، ہم صبح کوئی کوسچز نہیں لے سکتے تو Like for example, today the Assembly, we should have receive the Answers yesterday، تو اس کے بعد کم از کم سپیکر صاحب! میں اگر اجلاس چیئر کروں گی تو اگر ان کو کوسچز کے جواب ایک دن پہلے نہیں آتے تو وہ حصہ Blank چھوڑوں گی، یہ میں ہاؤس کو بتانا چاہتی ہوں۔ تھینک یو۔

(تالیاں)

جناب سپیکر: جی صاحبزادہ صاحب۔ اس کے بعد، اس کے بعد آپ بات کر لیں۔ جی، صاحبزادہ ثناء اللہ!

صاحبزادہ ثناء اللہ: شکر یہ جناب سپیکر۔ دا خیرہ جی تاسو اوکڑہ د محکمو پہ حوالہ باندی، حدیث شریف کبھی راخی، وائی تاسو پہ زمکہ والو باندی رحم اوکڑی نو اللہ بہ تاسو باندی رحم اوکڑی۔ زما خیال دے چي تاسو پہ مونر رحم نہ کوئی نو خکہ دا خبرو سرہ مخامخ کیڑی جی۔ جناب سپیکر، زما یو کال او یوہ میاشت او شوہ جناب سپیکر صاحب! زما تحریک التواء جمع دی، ما سوالونہ جمع کری دی ستاسو پہ دی سیکرٹریٹ کبھی، اوسہ پوری زما ہغہ سوالونہ او پہ سبز کیدو باندی او دوبارہ ہغہ کاغذونہ ختم شو، زہ حیران یم چي دا ولې داسي کیڑی؟ نو کہ تاسو زمونر سرہ لبر رحم کولے نو دا آسمانوالا بہ تاسو باندی بہ ہم رحم کرے وے او اسلام آباد والا بہ در باندی رحم کرے وے نو د صوبی دا حالت بہ لبر ډیر برابر شوې وے۔ شکر یہ۔

جناب سپیکر: یو خودادہ چي صاحبزادہ صاحب! مجھے تمام ایم پی ایز کو Equal موقع دینا ہوتے ہیں تو آپ سیکرٹریٹ کے ساتھ رابطہ کریں، آپ سب سے پہلے پوچھیں کہ Reason کیا ہے، کیا کوئی ایٹو تو ایسا نہیں ہے؟ آپ بیٹھ جائیں، میں صرف وضاحت کرتا ہوں، آپ سیکرٹریٹ کے ساتھ بیٹھ جائیں دیکھ لیں، کیا ایٹو ہے، کیا پرابلم ہے؟ جی میڈم معراج ہمایون پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ډیر مہربانی، سپیکر صاحب! تاسو مالہ ٹائم را کرو۔ یو خو زہ ویلکم کوم، د ویمن پارلیمنٹری کا کس د طرف نہ مونرہ سرہ یو ډیر اہم دغہ راغلی، دے گروپ راغلی دے د Pakistan Council of World Religion چي کوم سربراہ دے، مدنی صاحب دے، زمونرہ ډیر احترام والا دے او د Bishop of Pakistan Diocese، د ہغوی ممبران، د ہغوی ممبران د مقصود صاحب پہ سربراہی کبھی او د میڈم ریما او د ډاکٹر خدیجہ پہ سرپرستی کبھی راغلی دی دلته کبھی، نو تاسو تہ بہ مپی ریکویسٹ وی خو تاسو خو ہم د خپل طرف نہ ویلکم کریں۔ بل جی ما سرہ ډیرہ اہم مسئلہ دہ، تاسو سرہ ہم دہ، ستاسو ہم نوٹس کبھی ہم را ولم۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اب سب سے پہلے تو میں ان کو ویلکم کر لوں میڈم! ایک منٹ،

Welcome to the delegation of Pakistan Council of World Religion
Faith Friends to the Assembly.

(تالیاں)

محترمہ معراج ہمایون خان: تھینک یو، سپیکر صاحب۔ دا جی ڈیرہ اہم مسئلہ دہ اور یہ میرے خیال میں پچھلے ڈھائی سال سے یہ چل رہا ہے۔ ہمارے آٹھ سو ٹچنگ اسسٹنٹ کو گورنمنٹ نے لگایا تھا دور دراز علاقوں کے کالجز میں اور پھر ان کو اب Terminate کر رہے ہیں، ان کا کنٹریکٹ ختم ہو رہا ہے 31 اکتوبر کو اور وہ بیچارے بار بار آرہے ہیں، بار بار آرہے ہیں، ہم نے اسمبلی میں ریزولوشنز بھی پاس کیں، سٹیڈنگ کمیٹی میں گئے، سٹیڈنگ کمیٹی نے بھی Recommendations دیں کہ ان کو Permanent کیا جائے، ان کو Regularize کیا جائے، ہمیں وعدے بھی مل جاتے ہیں کہ ہم کر رہے ہیں، ان کو Regularize کر رہے ہیں جی، آخر میں وہ تنگ آگئے ہیں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب! This is about your! یہ تھوڑا آپ اس کو سن لیں، یہ جو ٹچنگ اسسٹنٹس کے حوالے سے بات ہو رہی ہے، اس کے حوالے سے یہ بات کر رہے ہیں اور ایک منٹ، ملک صاحب! بیٹھ جائیں تھوڑا، اس میں ایک Interesting بات یہ ہے کہ آج ہمیں ایڈوکیٹ جنرل صاحب کی طرف سے بھی Opinion آیا ہے۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ایڈوکیٹ جنرل صاحب کی طرف سے Opinion آیا ہے۔ جناب سپیکر: اور اس میں انہوں نے کلیئر کٹ کہا ہے کہ یہ قانون بن سکتا ہے تو ابھی آپ کو دیں گے، (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم سے) میڈم کی بات سنیں، پھر اس پہ آپ Respond کریں۔ محترمہ معراج ہمایون خان: سپیکر صاحب! اب یہ بہت اہم مرحلے میں داخل ہو گیا ہے کیونکہ ہم نے فیصلہ کر لیا تھا، اسمبلی میں فیصلہ ہو گیا تھا کہ ایک اور ڈیپارٹمنٹ نے بھی Agree کر لیا تھا کہ ہم ایک بل لے آئیں گے ان کو Regularize کرنے کیلئے، ان کو ایڈہاک کرنے کیلئے یا Temporary basis پر وہ بل تیار ہو گیا۔

جناب سپیکر: یہی ایشو ہے، اوکے، اس کے بعد آپ کر لیں گے۔ محترمہ معراج ہمایون خان: جی وہ بل تیار ہو گیا، اس پر کچھ کمنٹس آئے لاء ڈیپارٹمنٹ کے، لیکن جب ہم وہ لے گئے، وہ کمنٹس ہم سینئر ایڈوکیٹس کے پاس لے گئے تو ان سب کی رائے تھی کہ اگر کبھی کوئی

لیجسلیشن پھنس جائے اور اس کا کچھ آگے وہ نہ ہو سکے تو سپیکر صاحب کے پاس اختیار ہے کہ وہ Rule No.79 ہمارے جو اپنے رولز ریگولیشنز ہیں، Sub-rule (2) of rule 79 of the Rules and Procedure of KPK Assembly، اس کے تحت کوئی بھی بل ہم ٹیبل کر سکتے ہیں۔

جناب سپیکر: مشتاق غنی صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: اس پرائیوکیٹ جنرل صاحب کے بھی یہی کمٹنس ہیں کہ آپ حکومت سے بھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: یس، ایڈوکیٹ جنرل نے بھی یہی کمٹنس کئے ہیں۔ ملک قاسم صاحب۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ ساری ڈاکومنٹس ہیں جی۔

جناب سپیکر: ملک قاسم صاحب، ملک قاسم۔

ملک قاسم خان ٹنک (مشیر برائے جیلخانہ جات): بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ شکر یہ جناب سپیکر۔ حقیقت دا دے جی چھی دا میدم چھی خہ او وئیل، زہ نئے بالکل تائید کوم او ما تھول چھی کوم دے د دوئی ڈا کیومنٹس سٹیڈی کری دی لکہ خہ رنگ چھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ تھوڑا اردو میں بولیں تاکہ مشتاق صاحب کو سمجھ آجائے۔

مشیر جیلخانہ جات: ایڈوکیٹ جنرل صاحب پہ دہی باندھی رائے ورکری دہ، دا Discrimination دے د دغی خلقو سرہ خکہ چھی مونبر سرہ نور مثالونہ موجود دی، دوئی تہ صرف د تیچنگ اسسٹینٹس نامہ بدلہ شوہی دہ نور ہغہ ایڈھاک لیکچررز دی، ہغہ ایڈھاک ڈاکٹرز دی، نو زہ تھول ہاؤس تہ اپیل کومہ چھی مہربانی د او کری چھی دا خلق مستقل شی، د کمیشن سرہ جی تائم نشتہ خکہ چھی زمونبر دا تھولہی مسئلہی د پبلک سروس کمیشن نہ پاتہی دی۔ ڈیرہ مہربانی۔

(عصر کی اذان)

جناب سپیکر: مشتاق صاحب، پلیز۔

محترمہ معراج ہمایون خان: جناب سپیکر صاحب! ویمن۔۔۔۔

جناب سپیکر: نہیں نہیں، میڈم! ادھر نہیں، میڈم! پلیز، مشتاق غنی صاحب! سوری۔

جناب مشتاق احمد غنی (معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم): تھینک یو، جناب سپیکر صاحب۔ جو بات ابھی ایوان میں کی گئی ہے ٹیچنگ اسٹنٹس کے بارے میں، میں خود بھی ان کا بہت بڑا سپورٹر ہوں کیونکہ میں سمجھتا ہوں کہ جتنا Transparent طریقے سے ہم نے ان کی اپوائنٹمنٹ کی ہے، آپ سوچ بھی شاید نہیں سکتے، ہم نے اس میں انٹرویوز تک کے مارکس نہیں رکھے کہ کسی کو آٹھ دس نمبر کا وہ فائدہ نہ کوئی پہنچا سکے، باقاعدہ ایٹاٹیسٹ ہوا ہے اور اس کی بنیاد پر وہ اپوائنٹ ہوئے ہیں لیکن Bureaucratic Hand نے کام کیا اس وقت اور ان کا نام انہوں نے ٹیچنگ اسٹنٹس رکھ دیا، یہ ہمارے ڈیپارٹمنٹ میں کوئی نام ہے ہی نہیں اور دوسرا ان کو کسی گریڈ کے Against اپوائنٹ نہیں کیا گیا بلکہ یہ 17 کے Against بھی کام کر رہے ہیں، 18 کے Against بھی کام کر رہے ہیں، 19 کے Against بھی جہاں Vacant position ہے، وہاں پر یہ کام کر رہے ہیں۔ ہم نے اپنی طرف سے، آپ کو علم ہے آپ نے بھی حکم دیا تھا، ہم نے بڑی کوشش کی کہ ان کا مسئلہ ہم کسی طرح حل کر لیں، ماضی میں ہم نے کیا ایڈہاک لیکچرز کا مسئلہ اس اسمبلی کے ذریعے، تو ہم چاہتے تھے کہ ٹیچنگ اسٹنٹس کا ایڈہاک بھی ہم اسی اسمبلی کے ذریعے حل کر لیں کیونکہ جو پبلک سروس کمیشن ہے، اس کی Capacity ہی نہیں ہے کہ وہ لوگ اپوائنٹ کر کے دے سکے اور اس وقت بھی جناب سپیکر! ہمارے پاس 18 سو کے قریب لیکچرز کی پوسٹیں خالی ہیں، کئی نئے کالجز بن چکے ہیں اور ہمارے پاس سٹاف ہے ہی نہیں اور ہم نے کوشش کی ہے پبلک سروس کمیشن سے این او سی لینے کی جو کہ Legally لینا پڑتی ہے، آپ جب کرتے ہیں تو انہوں نے ابھی تک ہمیں New Appointment کی بھی این او سی نہیں دی ہے، میں ذاتی طور پر اور سیکرٹری صاحب سے بھی پچھلے تین دنوں سے ملاقات کی کوشش کر رہے ہیں لیکن ابھی تک موصوف نے ہمیں ٹائم بھی نہیں دیا ملاقات کیلئے کہ ہم ان سے گزارش کریں کہ یا ہمیں این او سی دیں یا ہمیں یہ بندے اپوائنٹ کر کے دیں، ہمارے کالجز میں بے پناہ قسم کی Deficiency چل رہی ہے۔ اب ٹیچنگ اسٹنٹس کے کیس میں بھی یہی ہوا کہ انہوں نے این او سی نہیں دی، ہم نے اس کے باوجود ان کو دو سال کے عرصے کیلئے اپوائنٹ کر لیا تاکہ یہ گیپ Fill ہو جائے اور جب انہوں نے ہمیں این او سی دی تو اس وقت تک یہ لوگ تو فارغ ہو جائیں گے لیکن وہ آج تک ہمیں ہماری Requirement کے مطابق نہیں دے سکے۔ میں نے اس پر وزیر اعلیٰ صاحب سے بات کی، وہ خود بھی

یہی چاہتے ہیں کہ ان کی Regularization ہو جائے۔ ہم نے ان کے دفتر میں میٹنگ رکھی جس میں سیکرٹری لاء تھے اور سیکرٹری اسٹیبلشمنٹ تھے، وہاں ڈیپٹی میں اس کے اوپر ڈسکشن ہوئی۔

جناب سپیکر: مشتاق صاحب! میں آپ کے علم میں اضافہ کرنا چاہتا ہوں۔ یہ جو بل ہمارے پاس آیا تھا، ہم نے ایڈوکیٹ جنرل کو بھیجا اور اس پر ہم نے ان سے Opinion مانگا، آج ہمیں ان کا Opinion receive ہو چکا ہے اور اس میں انہوں نے کہا کہ بالکل اسمبلی جو ہے نا اس کو قانون بنا سکتی ہے تو ہم ان شاء اللہ، آپ صرف اتنا کریں کہ۔۔۔۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: سر! اس میں ایک پوائنٹ ہے صرف کہ یہ تو میں نے عرض کیا کہ انہوں نے وہاں سے ہمیں قانون دکھائے کہ یہ نہیں ہو سکتا، سیکرٹری لاء نے بھی اور اسٹیبلشمنٹ نے بھی، اب ہم نے اس کے اوپر ایک ورکنگ شروع کی ہوئی ہے ڈیپارٹمنٹ کے اندر، مجھے علم ہے کہ یہاں پر تھرو اسمبلی ہمارے ممبرز لارہے ہیں۔ اب چونکہ یہ گریڈ 17 میں جائیں گے اور ہمیں اتنی 17 کی پہلے پوسٹیں نکالنی ہیں جس کے Against اگر ہم ان کو یہاں سے Regularize بھی کرتے ہیں تو ہم 18 کے Against تو نہیں کر سکتے، 19 کے Against تو نہیں کر سکتے، 17 کے Against کر سکتے ہیں لیکن یہ اسمبلی کا حق ہے، بالکل میں آپ کے ساتھ ہوں، اس میں جو بھی اسمبلی میں چیز آئے گی، ہم اسے سپورٹ کریں گے اور ہمیں Need ہے اور ابھی ان کا Experience ہو گیا ہے دو سال کا تو ہم نہیں چاہتے کہ ہم ان کو روڈ میں ڈال دیں اور وہ احتجاج کریں۔

جناب سپیکر: (سیکرٹری اسمبلی سے) امان اللہ صاحب! اس کو ٹیبل کر دیں، نیکسٹ Friday کو یہ ٹیبل کر دیں اور منسٹر صاحب! آپ سے ریکویسٹ ہو گی کہ آپ Available ہوں اس دن ہم کر لیں اور باقی آپ کی جو لیگل کارروائی ہو، اس کو آپ Kindly کر لیں پلیز۔

محترمہ معراج ہایون خان: جناب سپیکر! وہ میں Women Caucus کی خواتین۔۔۔۔

جناب سپیکر: جی میڈم! بس ہو گیا جی، بس آگے بھی جانا ہے جی۔

اراکین کی رخصت

جناب سپیکر: یہ چھٹی کی درخواستیں ہیں: جناب عزیز اللہ خان صاحب، جناب جمشید مہمند صاحب، جناب انور حیات صاحب، الحاج صالح محمد صاحب، میاں ضیاء الرحمن صاحب، جناب اورنگزیب نلوٹھا صاحب، جناب محمد شیراز صاحب، جناب اعظم خان درانی صاحب، میڈم نادیہ شیر صاحبہ، جناب محمود بٹنی صاحب، جناب محمد علی صاحب، فریڈرک عظیم صاحب، میڈم فوزیہ بی بی صاحبہ، جناب سردار ظہور صاحب۔ منظور ہیں جی؟

اراکین: جی ہاں۔

جناب سپیکر: کال اٹینشن نوٹس، مفتی فضل غفور۔

مولانا مفتی فضل غفور: سپیکر صاحب! کون Respond کرے گا اس کو؟

جناب سپیکر: یہ اس کو میں نیکسٹ اس کیلئے کرتا ہوں، Friday کو ہم اس کو لے لیں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: Friday کو تو پھر میں نہیں ہوں گا تو اس کو نیکسٹ۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: Monday کو، Monday کو لے لیں گے۔

مولانا مفتی فضل غفور: ٹھیک ہے جی۔

جناب سپیکر: جی جی۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: یہ کارروائی ابھی کر لیں تاکہ ہم ڈیپارٹمنٹ سے لے لیں، پوسٹیں لے لیں کہ کتنے لوگ ہم کر سکتے ہیں؟

جناب سپیکر: Monday کو، Monday کو کر لیں گے، سیکرٹری صاحب! اس کو Monday کو کر لیں۔

معاون خصوصی برائے اعلیٰ تعلیم: ٹھیک ہے جی۔

Mr. Speaker: Madam Rashida Rifat, lapsed. Item No. 7, Ms. Anisa Zeb Tahir Kheli.

ہنگامی مسودہ قانون کی مدت میں توسیع کیلئے قرارداد

(خیبر پختونخوا اسمبلی منرلز ڈیپارٹمنٹ اینڈ ریگولیشن آرڈیننس 2016)

Mst: Anisa Zeb Tahir Kheli (Minister for Mineral Development):

Thank You, Mr. Speaker. Mr. Speaker! I beg to move this Resolution.

“In view of the proviso to sub-clause (2) (a) of Article 128 of the Constitution of the Islamic Republic of Pakistan, the Provincial Assembly of Khyber Pakhtunkhwa hereby resolves that the Khyber Pakhtunkhwa Mines and Minerals Development and Regulation Ordinance, 2016, Khyber Pakhtunkhwa Ordinance No. X of 2016, which expires on 22nd of October, 2016 shall be extended for a further period of 90 days with effect from the date of expiry of the aforesaid ordinance”.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the resolution for the time extension regarding the Khyber Pakhtunkhwa Mines and Minerals Development Regulation Ordinance, 2016 may be adopted? Those who are in favour of it may say ‘Yes’ and those who are against it may say ‘No’.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The ‘Ayes’ have it. The resolution is adopted.

مسودہ قانون کا مجلس منتخبہ کے سپرد کیا جانا

Mr. Speaker: Item No. 8 and 9: Senior Minister for Health, please, Shahram Khan!

Mr. Shahram Khan (Senior Minister For Health): Thank you, Speaker Sahib. I intend to move that the Khyber Pakhtunkhwa Prohibition of Tobacco and protection of non-smokers Health Bill, 2016 may be taken into consideration at once, please.

جناب سپیکر: جی محمود خان پلیز، محمود خان، محمود جان۔

جناب محمود جان: دا مائیک، تھینک یو سپیکر صاحب۔ دا جی ڊیرہ اہم مسئلہ دہ توہیکو والا او دیکہنی ڊیرہ پیچیدہ خبری ہم دی جی نو زما ستاسو نہ ریکویسٹ دے جی چہ دا تاسو سلیکٹ کمیٹی تہ واستوی چہ پہ ڊہ بانڈی باقاعدہ پورہ غور اوشی جی۔

جناب سپیکر: مفتی سید جانان، مفتی سید جانان۔

مفتی سید جانان: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ۔ جناب سپیکر صاحب، لکہ محمود جان صاحب چہ خنگہ خبرہ او کرہ او زما بہ تاسو تہ دا درخواست وی چہ دا تول بلونہ داسی جلدبازی سرہ نہ دی پاس کول پکار خکہ چہ کوم کار کبھی رسول

اللہ ﷺ فرمائی چہ "العجلت من عمل الشيطان" دا ڊيره جلدی نه ده، دا د شيطان عمل دے ڊيره جلدی به نه کوو، حالاتو ته به گورو، معاشرې ته به گورو، اضلاع او مشکلاتو ته به گورو، هغې نه بعد مطلب دا دے يو قانون که مونږ پاس کوؤ نو هغې نه بعد به هغه پائيدار وی او خلق به ورباندې عمل کوی او که داسې ئې راؤړو د امریکې په شان او نور معلومات راته نه وی، هغه به بیا دا وی چې نور حکومتونه راشی، هغوی به بیا خپل ترجیحات وی، هغه به بیا بدلوی، نو زما به دا درخواست وی چې دا د اول کمټی ته لار شی، په دې مستقل، مکمل بحث اوشی، هغې نه بعد مطلب دا دے که پاس کوی ئې بیا د هغې نه بعد د اسمبلئ ته راشی، هغې پورې نه۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: شہرام خان۔

جناب شہرام خان {سینیئر وزیر (صحت)}: تھیک شو جی سپیکر صاحب، 'نو پرابلم'۔

Mr. Speaker: Is it the desire of the House that the Bill may be referred to the Select Committee? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. The Bill is referred to the Select Committee. The Committee will be constituted later on.

مسوده قانون بابت خیبر پختونخوا کیشن آن دی سٹیٹس آف وو من مجریہ 2016 کا زیر غور

لایا جانا

Mr. Speaker: Item No. 10 and 11: Senior Minister for Social Welfare.

Mr. Sikandar Hayat Khan {Senior Minister (Social Welfare)}: Thank you, Mr. Speaker. Sir, I beg to move that the Khyber Pakhtunkhwa, Commission on the Status of Women Bill, 2016 may be taken into consideration at once.

Mr. Speaker: The motion before the House is that the Khyber Pakhtunkhwa, Commission on the Status of Women Bill, 2016 may be taken into consideration at once? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those who are against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. 'Consideration Stage': Since no amendment has been proposed by any honorable Member in Clauses 1 to 3 of the Bill, therefore, the question before the House is that Clauses 1 to 3 may stand part of the Bill? Those who are in favour of it may say 'Yes' and those against it may say 'No'.

(The motion was carried)

Mr. Speaker: The 'Ayes' have it. Clauses 1 to 3 stand part of the Bill. Amendment in Clause 4 of the Bill: First amendment from Madam Meraj Humayun, Madam Aamna Sardar, Uzma Khan. Meraj Humayun.

محترمہ معراج ہمایون خان: دیرہ مہربانی سپیکر صاحب۔ دا امنڈمنٹ مونبرہ راورے

وو، مونبرہ دریوارو ویمن کا کس طرف نہ، ہم لے آئے تھے کہ یہ ہمیں ذرا اعتراض تھا کہ

It may be should not be notified by the Government اس کو ڈراپ کر کے

substituted by the Select Committee لیکن ابھی Sitting سے پہلے منسٹر صاحب نے اور

ان کے ڈیپارٹمنٹ کے آفیسرز نے میرے ساتھ ڈسکس کیا، ہم نے اس پر ڈسکشن کی تو ان کی وہ بات ٹھیک

تھی کہ Notification is always issued by the Government، ہمیں ذرا کنفیوژن

آ رہی تھی، ہم سلیکشن کی بات کر رہے تھے کہ The selection or the

recommendation for the selection should come from the Select

Committee، تو اس لئے اب ہم یہ ڈراپ کرتے ہیں اور پھر یہ ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ بیٹھ کر رولز

میں۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: آپ میڈم آمنہ! آپ ڈراپ کرتی ہیں اس کو؟

محترمہ آمنہ سردار: سر! یہ ایک والی جو ہے اس کو ہم Withdraw کرتے ہیں، باقی جو ہیں وہ ذرا۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: اچھا تیسری جو ہیں، عظمیٰ خان نہیں ہیں تو پھر آگے چلتے ہیں۔

Amendment is withdrawn, the amendment is dropped and original sub-clause (2) of Clause 4 stands part of the Bill. 2nd amendment, Aamna Sardar, Uzma Khan and Meraj Humayun, Aamna.

Ms: Aamna Sardar: Thank you, janab Speaker. For the proviso, in Clause 4, in sub-clause (2), for the proviso, the following shall be substituted namely:

“Provided that Chairperson and at least eleven non official members shall be female, one member shall be male and at least one member shall be from the minorities of the Khyber Pakhtunkhwa”.

جناب سپیکر صاحب! اس میں زیادہ بات ہو رہی تھی فیملز کی، تو بات یہی ہے کہ فیملز اس میں آئیں گی لیکن ایک ہم نے اس میں امینڈمنٹ کی ہے کہ اس میں ایک میل بھی آئے اور ایک۔۔۔۔۔
جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

جناب سکندر حیات خان { سینیئر وزیر برائے آبپاشی } : سپیکر سر، اس سے پہلے ایک اور امینڈمنٹ ان کی ہے، 4 Clause میں بھی ان کی امینڈمنٹ ہے، وہ انہوں نے Move نہیں کی ہے، یہ اس سے آگے والے پر چلی گئی ہیں جی۔

Mr. Speaker: Okay. Second amendment of the Clause 4 of the Bill. Ji, madam.

محترمہ آمنہ سردار: اچھا، سر
جناب سپیکر: ٹھیک ہے، وہ میڈم ٹھیک ہے۔
محترمہ آمنہ سردار: اچھا جی۔

For the words “and notified by the Government” the words “by the Selection Committee” may be substituted.

یہ تو ختم ہو گئی تھی سر، یہ تو ختم ہو گئی ہے سر، تو میں تو ٹھیک بول رہی تھی۔
جناب سپیکر: میڈم! آپ ٹھیک بول رہی ہیں، آپ ٹھیک ہیں۔
محترمہ آمنہ سردار: جی سر، میں ٹھیک بول رہی ہوں۔

“Provided that the Chairperson and at least eleven non official members shall be female, one member shall be male and at least one member shall be from the minorities of the Khyber Pakhtunkhwa”.

اس میں یہ ہے کہ ایک فیمل، مینارٹی ہو، مطلب گیارہ خواتین ہوں گی جس میں ایک میل ہوگا، باقی دس خواتین ہوں گی اور باقی جو چار، دو ایم پی ایز، وہ آفیشل میں آرہی ہیں، دو فیملز ایم پی ایز۔
جناب سپیکر: جی سکندر خان۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: تھینک یو، مسٹر سپیکر سر۔ جس طریقے سے آمنہ بی بی نے اور باقی ممبرز نے یہ اکٹھے وہ موؤ کی ہیں جی، اس میں بنیادی طور پر ان کا مقصد یہ تھا کہ جی اس میں کم از کم گیارہ عورتیں ہو جائیں اور باقی ایک مینارٹیز سے ہو سکے، جتنا میں سمجھ سکا ہوں جو ان کا مقصد تھا۔ جس طریقے سے Original wording ہے، اس میں ان کو تھوڑی کنفیوژن ہو رہی ہے، اس میں ہم نے صرف At least eight کا کہا ہے، It can be, all twelve members can be female، اس پر ہمیں کوئی وہ نہیں ہے۔

جناب سپیکر: نہیں، آپ Agree کرتے ہیں امنڈ منٹ کے ساتھ کہ نہیں Agree کرتے؟
سینیئر وزیر برائے آبپاشی: نہیں جی، ہم نے جو اور بیجمل وہ کیا ہے، یہ جس طریقے سے وہ کر رہی ہیں، یہ غلط اس طریقے سے Construe کر رہی ہیں۔

جناب سپیکر: مطلب کہ آپ Agree نہیں ہیں جی؟
محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! اس کا مطلب یہ ہے کہ یہ Ex-officio members کو کم کر رہے ہیں، ہم نے آگے جو امنڈ منٹ دی ہے، اس میں ہم نے کہا ہے کہ Ex-office members جو ہیں، وہ کم ہو جائیں، وہ آپ نے چھ۔۔۔۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: Bibi! Let me clarify، جو اور بیجمل بل ہے، The ex-officio members are only three, two members of the Provincial Assembly and one is the Secretary, Social welfare.

محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے۔
سینیئر وزیر برائے آبپاشی: صرف یہ تین ہیں، باقی There are no ex-officio members there are total fifteen members جن میں سے بارہ ممبرز جو ہیں وہ نان آفیشلز ہیں اور تین جو ہیں وہ آفیشل ممبرز ہیں۔

محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے۔
سینیئر وزیر برائے آبپاشی: اس میں صرف یہ کنفیوژن آپ کی تھی کہ چھ جو Ex-officio members ہیں، وہ زیادہ ہیں، وہ اس لحاظ سے وہ نہیں ہیں، یہ میں نے آپ سے چونکہ آپ ذرا لیٹ تھیں تو

It is 'twelve members' non official and 'three members' officials.

محترمہ آمنہ سردار: لیکن سر، اس میں ایک تھوڑی سی ریکویسٹ آئی تھی۔۔۔۔

جناب سپیکر: Agree کرتے ہیں آپ؟

محترمہ آمنہ سردار: سر! اگر میل کا آپ وہ کرنا چاہ رہے ہیں یعنی وہ مجھے ذرا بتادیں۔ آپ کی بات ہے، ہم تو Recommend کر رہے ہیں۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! اس میں ہم اس طرح قد غن نہیں رکھتے، ہم نے کہا ہے کہ At least eight should be female.

Ms: Aamna Sardar: Okay.

Mr. Speaker: Okay.

Minister for Irrigation: At least eight, it can be that all the members are female.

Mr. Speaker: Okay, agreed.

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: اور At least one ہم نے رکھا۔۔۔۔۔

Mr. Speaker: Dropped, amendment is dropped.

محترمہ آمنہ سردار: ٹھیک ہے سر۔

Mr. Speaker: Amendment is dropped and original sub-clause (2) of Clause 4 stands part of the Bill. Third Amendment: Aamna Sardar, Uzma Khan and Meraj Humayun.

Ms: Aamna Sardar: Sir, I beg to move that in Clause 4, in sub-clause (4), in line 3, after the words "women and", the words "having at least five years experience" may be inserted and thereafter the words "provided that they shall not be less than thirty years of age", may be deleted.

سر، اس میں Age limit دی گئی ہے، ایک تو ہم اس Age limit سے تھوڑا سا کر رہے ہیں کہ Age limit نہ دی جائے تاکہ جو Young, youth جو ہماری آرہی ہے، ان کو بھی موقع ملنا چاہیے۔ بہت سارے ایسے لوگ بھی، لڑکیاں ہیں جو بڑی Competent ہوتی ہیں لیکن وہ پچیس یا تیس سے کم عمر ہوتی ہیں تو پھر ان کیلئے راستے بند ہو جائیں گے۔ ایک تو ہم یہ کہہ رہے ہیں اور دوسرا سر! کہ جو بھی آئے، جو بھی ممبر ہو، اسی لئے ہم نے Experience کی بات بھی کر دی ہے کہ اس کا Experience بھی ضرور ہو۔

جناب سپیکر: سکندر خان، پلیز۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! اس میں بھی ہم۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر!۔۔۔

جناب سپیکر: جی، جی، میڈم سپیکر، ڈاکٹر مہرتاج۔

Ms: Mehar Taj Roghani (Deputy Speaker): Mr. Speaker, I would like to know that five years experience, experience in which field in Women Commission? I would like to know that.

جناب سپیکر: سکندر خان پلیز۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! یہی میری اس سے پہلے معراج بی بی کے ساتھ بھی میں نے ڈسکس بھی کیا،

اس میں جس طریقے سے انہوں نے مؤذکی ہے تو اس سے یہ ہو گا کہ Five years experience but they have not specified تو یہ ایک عجیب سا وہ بن جائے گا، وہ میں نے ان کو کہا ہے کہ ہم یہ کر لیتے ہیں کہ یہ جس طریقے سے چاہ رہے تھے کہ Gender اس میں Experience ہو یا Women related اس میں، تو That we will specify in the rules میں، اس میں کر لیں گے اور ان کا جو مقصد ہے، وہ اس سے حل ہو جائے گا۔

جناب سپیکر: جی میڈم، آپ Agree کرتے ہیں منسٹر صاحب کے ساتھ کہ نہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: شکر یہ سر۔ لیس سر، یہ ذرا Ambiguity۔۔۔۔۔

جناب سپیکر: یہ تو آپ نے پورا بل، اتنی امنڈ منٹس لائے ہیں کہ یہ تو۔۔۔۔۔

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! وہ بہت ساری اس میں چیزیں تھیں، اس میں یہ Thirty years میں

بھی یہ تھا کہ Thirty years کوئی بھی خاتون کو یہ اٹھا کر ادھر لگائیں چیئر پرسن، جس کا نہ کوئی بیک گراؤنڈ

ہو، نہ ان کی کچھ کوالیفیکیشن ہو، وہ بھی کلئیر نہیں تھا، Ambiguity تھی اس میں، ہم نے کہا کہ ہم

کو لائفیکیشن ڈالیں تو کوالیفیکیشن کا تو مطلب یہ ہے کہ Educated ہو اور Experience ہو کیونکہ یہ

Women related وہ کمیشن ہے تو اس کا Gender development کے ساتھ کوئی، چاہے اس

نے Activism کیا ہے، چاہے ہیومن رائٹس میں اس کے پاس ڈگری ہے یا سوشیالوجی میں اس کے پاس

ڈگری ہے اور اس کا بیک گراؤنڈ ایسا ہو۔

جناب سپیکر: سکندر خان! تھوڑا Quick جائیں کیونکہ یہ تو بہت بڑا۔۔۔۔۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! میرا مطلب یہ ہے کہ وہ ویسے بھی رولز میں ہم Specify کر دیں گے، یہ میں نے اس کے ساتھ وہ کیا ہے، رولز میں ہم اس چیز کو Specify کر دیں گے اور ان کا جو Concern ہے، اس کو ہم Meet کر لیں گے۔ ابھی اگر اس طریقے سے یہ وہ کر رہے ہیں It will be ambiguous اس لحاظ سے قانون کا وہ اس طریقے سے نہیں رہے گا۔

Mr. Speaker: Agreed, okay.

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: تو I request کہ جی اگر اس پر۔۔۔۔۔

محترمہ آمنہ سردار: جناب سپیکر! کیا یہ ہمیں یہ یقین دہانی بھی کراتے رہیں گے کہ رولز میں یہ چیز اگر آجاتی ہے تو It is will and good, thank you so much.

Minister for Irrigation: Certainly, I am-----

Mr. Speaker: Now, the amendment is dropped and original sub-clause (4) of Clause 4 stands part of the Bill.

ماشاء اللہ آپ اتنی امنڈ منٹس لائی ہیں۔

Fourth amendment in sub-clause (5) of Clause 4: Aamna Sardar, Uzma Khan and Meraj Humayun.

محترمہ معراج ہمایون خان: اوکے جی۔ This is No. 4, Sir، ہم نے اس میں کہ To move that in Clause 4, in sub-clause (5), for the word “Government”, the words “Selection Committee” may be substituted. ہم

نے وہ کر لیا۔ سکندر خان صاحب، منسٹر صاحب نے ہمیں ایشورنس دی ہے کہ رولز میں یہ سارے کچھ Clarify ہو جائیں گے، ہماری ریکویسٹ صرف منسٹر صاحب سے یہ ہے کہ ڈیپارٹمنٹ پر پریشر ڈال کر کہ پچھلی طرح کے رولز یہ نہ ہوں کہ وہ تین سال گزر جائیں اس کے اور رولز نہ بنیں، تو ہماری کوشش ہوگی کہ رولز ہم جلدی سے بنائیں کہ ایسا کچھ نہ ہو۔

جناب سپیکر: میں ایک ریکویسٹ کروں گا میڈم، تھوڑا اس کو Fast کیونکہ جو بیس امنڈ منٹس لائی ہیں اور یہ کافی ٹائم لگے گا، نماز کا وقفہ بھی کرنا ہے تو آپ Kindly تھوڑا Fast۔ جی سکندر خان۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! بالکل ان کا جو Concern ہے، وہ میں سمجھتا ہوں اور جو امینڈمنٹ یہ لائے ہیں، اس لحاظ سے تھوڑی ان کو کنفیوژن ہے کیونکہ Notification is always done by the Government, ji. اگر سیکشن کمیٹی کی یہ بات کر رہے ہیں تو وہ ہم رولز میں اس لحاظ سے وہ کر لیں گے اور ان کا جو Concern ہے، اس کو ہم Meet کر لیں گے So I request that they withdraw on the spot.

جناب سپیکر: میڈم۔

محترمہ معراج ہمایون خان: ٹھیک ہے سر، This is all right، یہ ہم ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر پھر کریں گے۔

Mr. Speaker: Now the amendment is dropped and original sub-clause (5) of Clause 4 stands part of the Bill. Fifth amendment: Please, Madam Aamna.

محترمہ معراج ہمایون خان: I will continue, Sir، یہ جو ہے Fifth, sixth, seventh، eighth, ninth اور کر کے یہ 6 Clause، یہ ساری ایک قسم کی ہیں، یہ ہماری ریکویسٹ ہے اور ہم نے Amend کی ہے کہ جہاں۔۔۔۔

جناب سپیکر: کون کونسی ہیں؟ ایک دفعہ پھر پڑھ لیں، کون کونسی ایک جیسی ہیں؟

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ Fifth، بھی اگلی والی جو آپ، Five سے لیکر Sixth سیریل نمبر 5، سیریل نمبر 6، سیریل نمبر 7، سیریل نمبر 8، سیریل نمبر 9 اور پھر اگلے Page پر 6 Clause، یہ ساری He اور She پر وہ ہیں کہ ہم کہہ دیں کہ She insert ہو، منسٹر صاحب۔۔۔

جناب سپیکر: اوکے، سکندر خان، پلیز۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! میں ان کی، اس کو جانتا ہوں جو ان کی Anxiety ہے جو یہ چاہتی ہیں،

Although Constitution کا اگر آپ Article 263 دیکھیں سر، تو

It says, Constitution of Pakistan_ “In the Constitution,- (a) words importing the masculine gender shall be taken to include females;”

تو اس میں سارا وہ Cover کر دیا گیا ہے But still if they insist, we have no

objection، ہم اس میں Slash she۔۔۔۔

جناب سپیکر: Okay, agreed، یہ کون کونسی، پھر پڑھیں، کون کونسی؟

Ms. Meraj Hamayun Khan: We thank, Minister Sahib.

جناب سپیکر: Number five سے لے کے Nine تک۔

محترمہ معراج ہمایون خان: یہ Six تک ہو گیا۔

سینیئر وزیر برائے آبپاشی: سر! Eight تک۔

جناب سپیکر: Eight تک، Five سے لیکر Eight تک۔

Minister for Irrigation: Nine is different.

Mr. Speaker: Adopted. Amendment is adopted. Okay, next, nine.

محترمہ معراج ہمایون خان: سر! Nine بھی تھا، Nine بھی ہو گیا ہے۔

Minister for Irrigation: Nine is different, Sir.

محترمہ معراج ہمایون خان: ہغہ ہم His and Her words دی۔

ایک رکن: سر! کورم پورا نہیں ہے۔

جناب سپیکر: یہ کورم کی نشاندہی کر دی ہے انہوں نے۔

Minister for Irrigation: Actually Sir, nine-----

جناب سپیکر: یہ کورم کی نشاندہی کر دی ہے، دو منٹ جو ہے نا گھنٹی بجائی جائے، آپ نے بی بی اتنا لمبا کر دیا

ہے اور He اور She میں آپ نے ڈالا ہے، دو منٹ کیلئے گھنٹی بجائی جائے، دو منٹ کیلئے۔

(اس مرحلہ پر گھنٹیاں بجائی گئیں)

جناب سپیکر: کاؤنٹ کیا ہے، 21، شکر یہ میڈم، آج تو یہ نہیں ہو سکے گا، پھر نیکسٹ دیکھیں گے کہ جب

موقع ملا تو کریں گے۔ Friday تک میں Adjourn کرتا ہوں، تین بجے تک۔

(اجلاس بروز جمعہ المبارک مورخہ 21 اکتوبر 2016ء بعد از دوپہر تین بجے تک کیلئے ملتوی ہو گیا)